نمبر ۹۶ | مورخہ ۵ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۰ فروری ۱۹۳۵ء | جلد ۲۲

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قبر میں سوال وجواب

(فرمودہ ۱۰۔ فروری ۱۹۰۷ء)

ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ قبر میں سوال وجواب رُوح سے ہوتا ہے۔ یا جسم میں وُہ روح ڈالی جاتی ہے۔ فرمایا اُس پر ایمان لانا چاہیئے۔ کہ قبر میں انسان سے سوال وجواب ہوتا ہے۔ لیکن اس کی تفصیل اور کیفیت کو خدا پر چھوڑنا چاہیئے۔ یہ معاملہ انسان کا خدا کے ساتھ ہے۔ وُہ جس طرح چاہتا ہے۔ کرتا ہے پھر قبر کا لفظ بھی وسیع ہے۔ جب انسان مرجاتا ہے۔ تو اس کی حالت بعد الموت میں جہاں خدا اسکو رکھتا ہے وُہی قبر ہے خواہ دریا میں غرق ہوجائے خواہ جل جائے خواہ زمین پر پڑا ہے۔ دُنیا سے انتقال کے بعد انسان قبر میں ہے اور اس سے مطالبات اور مواخذات جو ہوتے ہیں۔ اس کی تفصیل کو اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ اس دن کیواسطے طیاری کرے۔ نہ کہ اسکی کیفیت معلوم کرنے کے پیچھے پڑے گا (الحکم ۱۷۔ فروری ۱۹۰۷ء)

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ۶ر فروری ۵ بجے شام لاہور سے واپس تشریف لائے حضور کی صحت کے متعلق ۷ر فروری بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ کل سے خفیف حرارت ہو جاتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ صحت عطا فرمائے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر وعافیت ہے۔

۷۔ فروری نظارت دعوت وتبلیغ کی طرف سے مولوی عبد الغفور صاحب کو چمبہ بسلسلہ تبلیغ روانہ کیا گیا۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں ان دنوں ورنیکولر فائنل کا امتحان ہو رہا ہے۔ بٹالہ، ہرچووال، سری گوبند پور وغیرہ مقامات سے طالب علم آئے ہوئے ہیں۔

احراری ملّا عنایت اللہ کے خلاف مؤثر قانونی کارروائی کا مطالبہ

جماعت احمدیہ لاہور امرتسر اور زنی سوب کی آواز

نیشنل لیگ لاہور کی قراردادیں

یکم فروری نیشنل لیگ لاہور کے زیر اہتمام جماعت احمدیہ لاہور کا ایک عام اجلاس بہ استثنائے ملازمانِ سرکار زیر صدارت چودھری اسداللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء منعقد ہوا۔ جس میں ذیل کے ریزولیوشن بالاتفاق آراء پاس ہوئے:۔

۱۔ یہ اجلاس عنایت اللہ احراری کی امن سوز تحریر "کیا میرزائے قادیانی عورت تھی یا مرد؟" کی ضبطی کو ناکافی تصور کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ عنایت اللہ مذکور کے خلاف مؤثر قانونی کارروائی کرے۔

۲۔ یہ اجلاس حکومت کی توجہ اُس غلط اور گمراہ کُن پروپیگنڈا کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہے۔ جو سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے خلاف کیا جا رہا ہے۔ اور خواہش کرتا ہے۔ کہ اس مسموم فضاء میں جو سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے خلاف پیدا کی جا رہی ہے معلومات حاصل کرنے کے معتبر اور ذمہ دار ذرائع اختیار کرے۔ نیز احراری اخبارات حد درجہ کے اشتعال انگیز آرٹیکل شائع کرکے عوام ہیلا رکو جماعت احمدیہ کے خلاف اُکسا اور بھڑکا رہے ہیں۔ تاکہ امن عامہ کو تباہ و برباد کرکے اپنا اُلو سیدھا کریں۔ اس لئے گورنمنٹ کو بروقت توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اس خلاف قانون اور گندی رَو کا فوری انسداد کرے۔

۳۔ قرار پایا۔ کہ ان قراردادوں کی نقول حکومت پنجاب۔ اور پریس کو ارسال کی جائیں۔ نیز اخبار الفضل اور ذمہ وار حکام کو روانہ کی جائیں۔ (نامہ نگار)

جماعت احمدیہ امرتسر کی قراردادیں

یکم فروری ۱۹۳۵ء بصدارت قاضی عبدالحمید صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر جماعت احمدیہ امرتسر کا اجلاس عامہ منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل قراردادیں بہ اتفاق رائے پاس ہوئیں۔

۱۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ احراری ٹریکٹ موسومہ "کیا میرزائے قادیانی عورت تھی یا مرد؟" کے لکھنے چھاپنے اور شائع کرنے والوں کے خلاف فوری اور مؤثر قانونی کارروائی عمل میں لائے۔ اس کی صرف ضبطی کافی نہیں۔ اس انتہا درجہ کے گندے۔ اشتعال انگیز ٹریکٹ نے ملک معظم کی وفادار اور امن پسند احمدی رعایا کے دلوں کو نہایت بُری طرح مجروح کیا ہے۔

"الفضل" کے متعلق اپیل کا جواب عنایت فرمائیں

اخبار الفضل نمبر ۹۲۔ مورخہ ۱۱ جنوری میں ایک اپیل برادران کرام کی خدمت میں پیش کی گئی تھی۔ اور حضرت امیر المومنین سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی تعمیل کی طرف متوجہ کیا تھا۔ اس کے جواب کا انتظار ہے۔ امید ہے۔ ہر جگہ کی جماعت احمدیہ میں اجتماع ہو کر الفضل کی توسیع اشاعت کے متعلق تجاویز پاس ہونگی۔ ان کے نتائج سے اطلاع دی جائیگی۔ (منیجر الفضل)

غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کا خاص دن

اس سال غیر مسلم اصحاب میں تبلیغ اسلام کے لئے نظارت دعوت و تبلیغ قادیان نے ۱۰ مارچ ۱۹۳۵ء کا دن مخصوص کیا ہے۔

ہر احمدی جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ اس دن اپنے فرائض کو کما حقہٗ ادا کرنے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دے۔ اور ایسی تجاویز زیر غور رکھے جن سے نہایت عمدگی اور خوش اسلوبی سے حقیقی اسلام کو غیر مسلموں کے سامنے پیش کیا جا سکے۔ تا ان کے لئے اس نور سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے امکانات پیدا ہو سکیں۔

اس مقدس فرض کی ادائیگی کا زرین اصل قرآن مجید نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ ادع الیٰ سبیل ربّک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ یعنی جن لوگوں کو تم اپنے رب کے رستہ کی طرف بلاؤ۔ انہیں عمدگی۔ اور خوش کلامی سے مخاطب کرو۔

پس ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ کسی رنگ میں بھی کسی کے لئے باعثِ ملال نہ بنے۔

انجمن ترقی اسلام امرتسر کی قراردادیں

یکم فروری۔ انجمن ترقی اسلام امرتسر کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرار داد بہ اتفاق آراء پاس ہوئی:۔

۱۔ انجمن ترقی اسلام امرتسر کا یہ اجلاس حکومت سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ احراری مولوی عنایت اللہ کے خلاف جس نے انسانیت اور شرافت سے عاری ہو کر نہایت دل آزار اور فحش ٹریکٹ لکھ کر لاکھوں احمدیوں کے قلوب کو سخت زخمی کیا ہے اور ملک معظم کی وفادار اور امن پسند احمدی رعایا کو جو دکھ اور اذیت پہنچائی ہے فوری طور پر مؤثر قانونی کارروائی کرے۔ (نامہ نگار)

اردو شارٹ ہینڈ رائٹر کی ضرورت

مجلس مشاورت کے موقعہ پر جو کہ مورخہ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱ اپریل ۱۹۳۵ء کو انشاء اللہ منعقد ہوگی۔ ایک اردو شارٹ ہینڈ رائٹر کی خدمات کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اصحاب جلد سے جلد اس کے متعلق درخواستیں ۳۰ مارچ تک میرے پاس بھجوا دیں۔ درخواستوں میں اپنے کام کی واقفیت کی تشریح اور مطلوبہ اُجرت کی توضیح ہونی ضروری ہے۔ پرائیویٹ سیکرٹری

وی پی الفضل کے سامنے آ رہے ہیں

"الفضل" کے جن خریداروں کا چندہ ختم ہے ان کی فہرست "الفضل" نمبر ۸۸ میں چھپ چکی ہے۔ مہربانی فرما کر اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں ورنہ وی۔ پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ جو تیار ہو رہے ہیں۔ (منیجر الفضل)

امانت فنڈ کے متعلق ضروری اعلان

معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض دوستوں کو غلطی لگی ہے۔ اور انہوں نے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ امانت فنڈ میں روپیہ جمع کرنے کے لئے ابھی ۱۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۹۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۵ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

مولوی ظفر علی صاحب کا احمدیت کی عداوت میں حقائق اسلامیہ پر حملہ

احمدیت کے بغض و عداوت سے اندھے ہو کر مولوی ظفر علی صاحب اسلامی اصول کو ایک ایک کرکے ترک کر رہے ہیں۔ بلکہ ان پر ہنسی۔ اور مضحکہ اُڑایا جا رہا ہے ملّا عنایت اللہ احراری جسے احراریوں نے اپنا نمائندہ بنا کر قادیان میں بٹھا رکھا ہے۔ ایسی حیثیت اور علمیت کے آدمی نہیں۔ کہ ان کو علمی لحاظ سے کچھ وقعت دی جاسکے۔ ان کی طرف سے اگر قرآن شریف اور شریعت خیر الانام صلے اللہ علیہ وسلم پر استہزار کیا جائے۔ تو وہ معذور سمجھے جاسکتے ہیں لیکن مولوی ظفر علی صاحب کی طرف سے اس قسم کے استہزا کا اعادہ اخبار" زمیندار" میں بتکرار ہونا واقعی سخت افسوسناک اور قابل گرفت امر ہے۔

قرآن کریم کی سورۃ تحریم میں مومنین کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک قسم کے مومن وہ ہوتے ہیں جو گناہوں سے بالکل پاک ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو خفیف سے خفیف لغزش سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ اور ان میں ایمان کی وجہ سے مصئونیت اس قدر اجلا اور اعلےٰ اور نمایاں ہو جاتی ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے محفوظ اور معصوم قرار دیئے جاتے ہیں۔ اور اپنی نفس کی پاکیزگی اور طہارت کی وجہ سے اللہ تعالےٰ ان کو مریم صدیقہ سے تشبیہ دیتا ہے۔ کیونکہ وہ لوگ مس شیطان سے کلی طور پر محفوظ و مصئون اور پاک ہوتے ہیں۔ دوسری قسم مومنوں کی وہ ہے۔ جو واقعی ایماندار ہوتے ہیں۔ ان کے دل میں نیکی کی سخت تڑپ ہوتی ہے۔ اور پاکیزہ زندگی کے لئے بے تاب ضرور ہوتے ہیں۔ لیکن بعض بیرونی حالات یا اپنی ذات میں کسی فطری اور طبعی نقص کی وجہ سے ان کی زندگی بے لوث قرار نہیں دی جاسکتی۔ وہ وقتاً فوقتاً نفسانی جوشوں کے ماتحت غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ اور بعد میں اپنے نور ایمان کے شیشہ میں جب اپنی غلطیوں کو ملاحظہ کرتے ہیں۔ تو طبیعت میں سخت انتباہ پاتے ہیں اور انتہائی تذلل اور ندامت کے جذبہ کے ماتحت توبہ اور استغفار میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں مومن امراۃ فرعون کے مشابہ ہوتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وضرب اللہ مثلاً للذین اٰمنوا امرات فرعون اذ قالت رب ابن لی عندك بیتاً فی الجنۃ ونجنی من فرعون وعملہٖ ونجنی من القوم الظّٰلمین ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجھا فنفخنا فیہ من روحنا وصدقت بکلمٰت ربّھا وکتبہٖ وکانت من القانتین یعنی بیان کی اللہ تعالےٰ نے مثال ان لوگوں کے لئے۔ جو ایمان لائے۔ فرعون کی عورت کی۔ جب کہا۔ اس نے اے میرے رب بنا میرے لئے اپنے حضور گھر بہشت میں اور نجات دے مجھکو فرعون اور اس کے عمل سے۔ اور نجات دے مجھ کو قوم ظالموں سے۔ اور بیان کی اللہ تعالےٰ نے مثال مریم بنت عمران کی جس نے حفاظت کی اپنی شرم گاہ کی۔ تو پھونکا۔ اس میں ہم نے اپنی رُوح سے۔ اور تصدیق کرنے والی تھی اپنے رب کے کلمات کی۔ اور اس کی کتابوں کی۔ اور تھی وہ فرمانبرداروں میں سے۔

قرآن شریف کی اس صریح تعلیم کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہنسی اور استہزا کہاں کا اسلام۔ اور کیسی مسلمانی ہے۔ یہ وہی نفخ روح ہے جس کی نسبت اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اذا نفخت فیہ من روحی فاقعوا لہ ساجدین جب انسان میں اپنی روح میں پھونک دوں۔ تو اس کے لئے سجدہ کرتے ہوئے گر جاؤ۔ یہ نفخ روحانی جو نفخ ثانی بھی کہا جاسکتا ہے۔ اس کے لئے شرط ہے۔ کہ انسان پہلے تمام گناہوں سے پاک۔ اور صاف کیا جائے۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور میں آجائے۔ اس کے بعد اس کو دُوسری اور اعلےٰ حیات یعنی روحانی زندگی دی جاتی ہے۔ اور ایسے انسانوں کے لئے اللہ تعالےٰ کا حکم ہے۔ کہ ان کو فرشتے بھی سجدہ کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متعدد جگہ بوضاحت بیان فرمایا ہے۔ کہ ابتداء میں اللہ تعالےٰ نے مجھ پر یہ فضل کیا۔ کہ مجھے ایک پاک اور بے لوث زندگی عطا فرمائی۔ اللہ تعالےٰ کی محبت مجھ پر اس قدر طاری ہُوئی۔ کہ اس محبت کی آگ نے تمام قسم کی لغزشوں اور خطاؤں سے مجھے محفوظ کر دیا۔ ایسی حالت پر جب زمانہ گزر گیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے مجھے ایک نئی زندگی عطا فرمائی۔ جو اللہ تعالےٰ کے پاک لوگوں کو دی جاتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا کلام مجھ پر نازل ہُوا۔ اور اللہ تعالےٰ نے ایک نئی رُوح اپنی طرف سے مجھ میں پھونکی۔ اور مردوں میں سے زندہ ہُوا۔

یہ اسلام کی بیان کردہ ایک بہت بڑی حقیقت ہے۔ جس کا اصل ماخذ قرآن کریم ہے۔ مگر اس پر ہنسی اور ٹھٹھا اڑایا جا رہا ہے۔ وہ علماء اور صوفیاء جن میں خشیت اللہ باقی ہے۔ ان تمام حقیقتوں کے قائل۔ اور اپنی کتب میں روحانی ترقیات اور مختلف مدارج سلوک کا ذکر کرتے آئے ہیں۔ لیکن اس وقت عوام کو مشتعل کرنے کے لئے احمدیت کی دُشمنی میں آنکھیں بند کرکے ایسے رنگ میں حملہ کیا جا رہا ہے۔ اور اس بات کا قطعی طور پر خیال نہیں کیا جاتا۔ کہ یہ حملہ کہاں پڑتا ہے۔ ہر مذہب میں ایسے استعارات اور تشبیہات پائی جاتی ہیں۔ جن لوگوں کو اللہ تعالےٰ نے اپنی پاکیزگی۔ اور روحانیت سے حصہ دیا ہے۔ وہ ان سے روحانی فوائد اٹھاتے ہیں۔ لیکن جن لوگوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے ان کی فطرت مسخ ہو چکی ہے۔ وہ اپنے نفس پر قیاس کرکے دوسروں کو گند کی طرف لے جاتے ہیں۔ آج کل مولوی ظفر علی صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ملت نصاریٰ کے بہت دلدادہ نظر آتے ہیں۔ لیکن حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کا نام باپ رکھا۔ اور کہا۔ ہمارا باپ جو آسمان میں ہے۔ اس ایک فقرہ سے ایک بھانڈ کیا کچھ نہیں بنا سکتا۔ اسی طرح ہندوستان کے بعض مذاہب اللہ تعالےٰ کو ماں سے یاد کرتے ہیں۔ دراصل یہ محبت کے اظہار کا طریق ہے۔ اس میں ہنسی اور تمسخر کی کوئی بات نہیں ہے۔ لیکن جو لوگ روحانیت سے بے بہرہ ہوں۔ جنہیں عشق الٰہی کی اس تڑپ سے کوئی حصہ نہ ملا ہو۔ جو خدا تعالیٰ کے عاشق زار بندوں میں پائی جاتی ہے۔ جنہیں روحانیت کے کوچہ میں کوئی دخل نہ ہو۔ وہ ہمیشہ سے خدا تعالیٰ کے مقدس انسانوں کے خلاف اسی قسم کی باتوں کی آڑ لے کر صف آراء رہے ہیں۔ اور مولوی ظفر علی اور ان کے ہمنوا اس زمانہ میں یہی فرض ادا کر رہے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ تمسخر اور استہزا کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے اس نور کو دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ کر دینگے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نازل ہُوا۔ لیکن

این خیال است و محال است و جنوں

مولوی ظفر علی اور حکومت کے قصرِ وفا کا سنگِ آستان

جماعت احمدیہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے ماتحت اپنا مذہبی فرض سمجھتی ہے۔ کہ حکومتِ وقت کی وفادار رہے۔ اور اسی وجہ سے گورنمنٹ انگریزی کی نہ صرف مخلصانہ اطاعت کرتی ہے بلکہ نہایت نازک اور مشکل اوقات میں اس کی مدد بھی کرتی رہی ہے لیکن وہ لوگ جو اس وجہ سے جماعت احمدیہ کو مطعون کرتے طرح طرح کے نام رکھتے۔ اور عوام کو اشتعال دلاتے ہیں ان کی حالت یہ ہے۔ کہ وہ چاہتے تو یہ ہیں۔ کہ گورنمنٹ انگریزی کا ایک دن میں تختہ الٹ کر رکھدیں چنانچہ جب کبھی انہیں سر اٹھانے کا موقعہ ملا۔ انہوں نے حکومت کے خلاف فتنہ و شرارت پیدا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ لیکن آج کل جماعت احمدیہ کے خلاف حکومت پر زور ڈالنے کے لئے اپنے آپ کو جماعت احمدیہ سے بھی بڑھ کر وفادار اور اطاعت گزار ظاہر کر رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "زمیندار" (۲۱ر جنوری) میں مولوی ظفر علی نے اپنے ایک طویل مضمون میں جہاں حکومت کو یہ ڈراوا دیا ہے۔ کہ:۔ "مسلمانوں میں یہ خیال پیدا ہو رہا ہے کہ حکومت اسلام کو مٹانے اور اس کے بجائے مرزائیت کو اشاعت دینے کا تہیہ کر چکی ہے"۔ وہاں یہ بھی لکھا ہے "دیکھنا یہ ہے۔ کہ حکومت ان کی ناز برداری کہاں تک کریگی اور آیا انہیں خوش کرنے کے لئے وہ یہ فیصلہ کرے گی۔ کہ آٹھ کروڑ مسلمانوں کو جنہوں نے اس کے قصر وفا کے سنگ آستان پر قادیانیوں سے کچھ کم سر نہیں پھوڑا۔ ہمیشہ کے لئے ناراض کر دے"۔

قطع نظر اس سے کہ حکومت کا جماعت احمدیہ کے متعلق کیا رویہ ہے۔ اور وہ احمدیوں کی وفاداری کی کچھ قدر کرتی ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ اگر جماعت احمدیہ حکومت کی وفاداری کر رہی ہے۔ انگریزوں کی جو اسلام کی دشمن اور وطن کی بدخواہ قرار دی گئی ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہندوستان کے وہ آٹھ کروڑ مسلمان جن کی نمائندگی کا مولوی ظفر علی کو دعوے ہے۔ بقول ان کے حکومت کے قصر وفا کے سنگِ آستان پر احمدیوں سے بھی زیادہ سر پھوڑنے کی وجہ سے انہی الزامات کے نیچے نہ آئیں ۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ حکومت کے قصر وفا کے سنگِ آستان پر سر پھوڑنے کے دعوے محض چالبازی۔ اور ابلہ فریبی ہیں۔ حکومت کو بھی اس بارے میں کافی تجربہ ہو چکا ہے کہ اس کا وفادار کون ہے۔ اور بدخواہ کون۔ لیکن باوجود اس کے اگر اس نے محض دعووں سے دھوکا کھا کر اور دھمکیوں سے مرعوب ہو کر جماعت احمدیہ کو اس لئے نظر انداز کر دیا۔ کہ شوریدہ سروں کے مقابلہ میں اس کی تعداد تھوڑی ہے تو وقت آنے پر اسے حقیقت معلوم ہو جائے گی ۔

"الفضل" کی روزانہ اشاعت اور احمدی جماعتیں

جماعت احمدیہ امرتسر کی درخواست خریداری

"الفضل" کو روزانہ کرنے کے متعلق جماعت احمدیہ امرتسر نے اپنے ایک اجلاس میں جو قرارداد پاس کی۔ وہ بھیجتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ امرتسر ایک سو پرچہ روزانہ خریدے گی۔ یہ پہلی درخواست ہے۔ جو روزانہ "الفضل" کی خریداری کے لئے موصول ہوئی ہے۔ اس کے لئے ہم جماعت احمدیہ امرتسر کو مبارکباد کہتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی گزارش ہے۔ کہ امرتسر ایسے مقام کے لحاظ سے ایک سو پرچہ بہت کم ہے۔ زیادہ سے زیادہ پرچہ منگانے اور اسے فروخت کرنے کا انتظام کیا جائے۔ دوسری جماعتوں کو بھی فوراً توجہ کرنی چاہیئے ۔

جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ ضروری انتظامات مکمل ہونے کے بعد انشاء اللہ بہت جلد "الفضل" روزانہ شائع ہونا شروع ہو جائے گا۔ اور اس کے لئے چھ ماہ کی اصل قیمت میں صرف اڑھائی روپیہ کا اضافہ کیا جائیگا۔ امید ہے۔ کہ احباب کرام بڑی خوشی سے روزانہ "الفضل" کا خیر مقدم کریں گے اور اس کی اشاعت بڑھانے میں پوری کوشش و سعی فرمائیں گے جس کی سب سے بہترین صورت یہ ہے کہ فوراً ہر جگہ "الفضل" کی ایجنسیاں قائم کر کے زیادہ سے زیادہ پرچے اکٹھے منگانے کا انتظام کیا جائے۔ مکمل پرچہ کی قیمت ایک آنہ اور چار صفحہ کے پرچہ کی قیمت ایک پیسہ ہوگی۔ ایجنسیوں کو ۱۰ پرچوں تک ۱۲½ فیصدی۔ ۱۹ تک ۲۰ فیصدی۔ اس سے زیادہ ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جائے گا۔ درخواستیں بہت جلد بھیجدی جائیں۔ جہاں ایجنسی کا انتظام نہ ہو سکے۔ وہاں کے احباب مستقل خریداری منظور فرمائیں۔ اور ہر احمدی اپنے نام ضرور اخبار جاری کرائے ۔

سابقہ خریداروں کو یہ یقین رکھتے ہوئے کہ سب ہی روزانہ خریدنا چاہتے ہیں۔ خریدار سمجھا جائیگا اور چھ ماہ کے لئے ۲۸ ان کے ذمے ہونگے۔ جو بذریعہ وی۔ پی بصورت نہ آنے منی آرڈر کے وصول کئے جائیں گے۔ جو نہ لے سکیں۔ وہ اطلاع دیدیں۔ اڑھائی روپیہ کی نہایت ہی قلیل رقم کے اضافہ پر چھ ماہ تک روزانہ اخبار منگانا نہایت ہی معمولی بات ہے۔ اور بحالاتِ موجودہ امید ہے۔ کہ ہر ایک سابقہ خریدار اسے بخوشی منظور کرے گا ۔ منیجر اخبار "الفضل" قادیان ۔

"الفضل" کا اعلان انعام

اور "احسان" کی بدحواسی

۲۲- جنوری کے "الفضل" میں ہم نے احراریوں کو چیلنج دیا تھا۔ کہ "احسان" نے جو لکھا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ان کے ہاں جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے پندرہ ہزار کا مجمع ہو گیا۔ یہ غلط ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جس جگہ یہ نماز ادا کی گئی۔ وہاں اتنے لوگ سما ہی نہیں سکتے۔ ہم دس ہزار آدمی جمع کر دیتے ہیں۔ اگر یہ جگہ ان کے لئے کفایت کر سکے۔ تو ہم ایک ہزار روپیہ انعام دیں گے۔

اس کذب بیانی کا پردہ فاش ہونے پر "احسان" اس قدر بدحواس ہوا ہے۔ کہ نہ "الفضل" کا شذرہ بقائمی ہوش و حواس پڑھ سکا۔ اور نہ اس کا جواب لکھنے میں دماغی قوتوں کو قائم رکھ سکا۔ چنانچہ لکھتا ہے:....

موجودہ پُرفتن ایّام کے متعلّق چند خواب

ایک گزشتہ پرچہ میں بعض احمدی مردوں اور عورتوں کے خواب درج کئے گئے تھے۔ جن کا تعلق موجودہ فتن سے معلوم ہوتا ہے۔ اب اسی سلسلہ میں چند اور خواب پیش کئے جاتے ہیں:۔

(۵)

مولوی محمد شہزادہ صاحب مولوی فاضل نے اپنی اہلیہ صاحبہ کا حسب ذیل رویا لکھ کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بھیجا۔

دیکھا کہ دو وسیع مکان اوپر نیچے بنے ہوئے ہیں۔ اوپر کا مکان پرانا ہے۔ اور نیچے کا بہت ہی خوبصورت سرخ اینٹوں کا بنا ہوا ہے۔ یہ ایک برآمدہ کی شکل میں واقع ہے۔ جو کہ دور تک چلا جاتا ہے۔ اوپر مرد اور نیچے عورتیں رہتی ہیں۔ عورتوں کا لباس عموماً سبز مگر بہت ہی خوبصورت ہے۔ اردگرد قسم قسم کے پھلدار درخت ہیں۔ اوپر کے مکان والوں کو پھل کھانے کے لئے نیچے اترنا نہیں پڑتا۔ بلکہ وہیں سے ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ اور پھل دیوار کے پاس سے توڑتے ہیں۔ البتہ عورتوں کو نماز باجماعت پڑھنے کے لئے اوپر جانا پڑتا ہے۔ نماز پڑھنے کے بعد واپس آجاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام ہیں۔ کثرت سے لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہیں۔ ان لوگوں کے بعد دوسرے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام ہیں۔ آپ کے پیچھے بھی بہت لوگ کھڑے ہیں۔ مگر اول سے کم ہیں۔ تیسرے امام آپ ہیں۔ آپ کے پیچھے بھی بہت خلقت ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کم۔ عجیب نظارہ ہے۔ جماعت ایک ہے مگر امام یکے بعد دیگرے تین ہیں۔ جیسا کہ بیان ہوا۔ سب لوگوں کا سوائے عبادت اور کوئی کام نہیں ہے۔ عبادت میں مشغول ہیں۔ جب میں نیچے اتری تو کیا دیکھتی ہوں۔ کہ سیدہ سارہ بیگم صاحبہ مرحومہ اور سیدہ امۃ الحی صاحبہ مرحومہ خوبصورت کپڑے پہنے بیٹھی ہیں۔ سیدہ سارہ بیگم صاحبہ کہتی ہیں۔ حضرت صاحب کو ہمارا السلام علیکم کہنا۔ میں نے کہا وہ تو یہیں موجود ہیں۔ بعد ازاں آنکھ کھل گئی۔

(۶)

بابو محمد صدیق صاحب لکھتے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا میری اہلیہ نے دیکھا۔ کہ غیر احمدی کثرت سے چڑھائی کر کے آئے ہیں دریا میں کشتیوں پر کل خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وحضرت خلیفہ اول سوار ہیں اور دشمن نے پیچھے کشتیاں ڈالی ہوئی ہیں۔ آخر ہماری کشتیاں بفضلہ تعالےٰ بالکل سلامت کنارے جا لگی ہیں۔ اور ہم سب بڑے خوش ہیں۔ ادھر ہمارے دیکھتے دیکھتے دشمن معہ اپنی کشتیوں کے دریا میں غرق ہو گیا:

(۷)

دوسرا خواب انہوں نے یہ دیکھا۔ کہ قادیان پر دشمن زور سے چڑھ آیا ہے۔ مگر اس قدر بارش اور آندھی آئی۔ کہ دشمن پانی میں بہ گیا۔ اور قادیان دارالامان پہلے سے بھی بلند سطح پر ہو گیا:

(۸)

تیسرا خواب دیکھا کہ شمال کی جانب سے ایک ہوائی جہاز اس قدر شور مچاتا ہوا قادیان کو آرہا ہے۔ کہ ایسی آواز ہوائی جہاز کی کبھی نہیں سنی۔ جب قریب آیا تو آگ اور دھواں بن کر گر گیا۔ اور جا کر دیکھا۔ تو اس میں بڑے بڑے گولے تھے۔

(۹)

خاکسار نے بھی چند روز ہوئے یہ خواب دیکھا۔ کہ مسجد اقصیٰ میں حضور کی آمد کی انتظار ہے۔ بکثرت خدام جمع ہیں حضور تشریف لائے ہیں۔ تو حضور کی دستار مبارک سبز رنگ کی ہے۔ مسجد میں حضور ایک کشتی میں جلوہ فرما ہیں۔ جس کے اوپر بہت اونچا ایک بڑا سا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ اتنے میں حضور کی کشتی ہوائی جہاز بن کر مسجد کی چھت پر اڑنے لگی۔ اور چھت بلند ہو گئی۔ حضور کے دست مبارک میں بھی ایک جھنڈا ہے۔ جو حضور اوپر والے جھنڈے تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ جو آخر پہنچ گیا۔ پھر یہ نظارہ یوں بدلا۔ کہ مسجد کے باہر ایک وسیع میدان میں حضور کی آمد کی انتظار ہے۔ جب حضور تشریف لائے۔ تو دیکھا۔ کہ دستار مبارک عنابی رنگ کی مشہدی لنگی ہے۔ حضور ایک جگہ کھڑے ہوئے تو حضور کے سامنے یکدم ایک تکونہ پھلواڑی تیار ہو گئی۔ جو ہم کہتے ہیں۔ کہ حضور نے پیدا کی ہے۔ وہ پھلواڑی نہایت دلکش ہے۔ رنگا رنگ کے خوشنما پھول کھلے ہیں۔ جو زمین سے دو تین فٹ اونچے ہیں۔

(۱۰)

محترمہ حیات بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری لکھتی ہیں۔

کیا دیکھتی ہوں۔ کہ ایک بہت بڑا صاف میدان ہے جو ریلوے روڈ کی طرف معلوم ہوتا ہے۔ میں قبلہ رُخ کھڑی ہوں۔ میدان میرے سامنے ہے۔ میدان کے تیسرے حصہ میں جنوب کیطرف گیہوں اور جَو کے پودے ہیں۔ جن کے اوپر کا حصہ جلا ہوا سیاہ رنگ کا ہے۔ اور نیچے کا حصہ کچھ سبز معلوم ہوتا ہے۔ وُہ پودے کبھی دائیں اور کبھی بائیں طرف گرتے ہیں اور زمین کے ساتھ لگ کر پھر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ میں کہتی ہوں۔ یہ پودے کس طرح کے ہیں۔ کبھی گرتے ہیں۔ اور کبھی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ میرے بائیں طرف سے ایک بزرگ جو بہت عمدہ لباس پہنے کرسی پر بیٹھے ہیں۔ فرماتے ہیں ان میں منافقانہ رنگ پایا جاتا ہے۔ اس لئے ان کی یہ حالت ہے یہ کہہ کر انہوں نے مونہہ سے پھونکیں مارنی شروع کر دیں۔ جوں جوں وہ بزرگ پھونکتے جاتے۔ وہ تمام پودے اڑتے جاتے حتیٰ کہ سب اڑ گئے۔ اس کے بعد دیکھتی ہوں۔ کہ میدان کے شمالی حصہ میں صاف اور معطر پانی آرہا ہے۔ اور وُہ بزرگ بدستور پھونکیں مارتے جاتے ہیں۔ میں کہتی ہوں۔ کہ اب تو اس میدان میں پانی بھی آگیا ہے۔ اب اس زمین کو اور کیا بنانا ہے بزرگ نے جواب دیا۔ کہ ابھی تو میں اس زمین کو سونا بناؤں گا۔ بعد ازاں میری آنکھ کھل گئی:

(۱۱)

اسی طرح ایک روز دیکھا۔ کہ میں شہر کیطرف جا رہی ہوں تاکہ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی نومولود ہمشیرہ زادی کا نام رکھاؤں۔ لیکن جب میں نور ہسپتال کے قریب پہنچی۔ تو مجھے بہت شور سنائی دیا۔ میں نے اِدھر اُدھر دیکھا تو معلوم ہوا۔ کہ بھائی محمود احمد صاحب کی دوکان کے مغربی جانب سکھوں ہندوؤں اور احراریوں کا اجتماع ہے۔ جو آپس میں لڑ رہے ہیں اور آوازیں کٹ گئے مر گئے کی آرہی ہیں۔ وہاں کوئی احمدی موجود نہیں۔ اور نہ احمدیوں میں کسی قسم کی گھبراہٹ ہے۔ وُہ اپنے کام کاج میں مصروف ہیں۔ مگر وہ لوگ بار بار اِدھر اُدھر دیکھتے ہیں۔ کہ کوئی احمدی آئے تو اس سے جنگ کریں۔ جب میں پرائمری سکول کے پاس پہنچی۔ تو مجھے چودھری فتح محمد صاحب سیال اور میر محمد اسحٰق صاحب راستہ میں ملے۔ ان کے ہاتھوں میں دو جھنڈے ہیں۔ ایک سرخ اور ایک سبز۔ چودھری صاحب کے ہاتھ میں سبز اور میر صاحب کے ہاتھ میں سرخ جھنڈا ہے سبز جھنڈے پر الانصر من اللہ وفتح قریب لکھا ہوا ہے اور دوسرے پر آیت فان قاتلوکم فاقتلوھم لکھی ہے میں نے ان سے کہا آپ کدھر جا رہے ہیں۔ انہوں نے جواب

بنگال کی آواز

احراری فتنہ اور حکومت کی بے اعتنائی پر ہندوستان کے دوسرے سرے سے اظہار ناراضگی

ایک بنگالی نوجوان نے بنگال کے تمام احمدیوں کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے ایک نہایت مخلصانہ خط انگریزی میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ ذیل میں اس کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

محبوب ترین روحانی باپ!

مجھے اخبار الفضل کے ذریعہ فتنہ احرار کے متعلق باقاعدہ خبریں ملتی رہتی ہیں۔ آپ کے خطبات جمعہ نے جن میں آپ نے جماعت احمدیہ کو اس کے آئندہ فرائض خلافت اور نبوت مسیح موعود اور دوسرے امور کی طرف متوجہ کیا ہے۔ میرے دل کو ہلا ڈالا ہے۔ میں اپنی زندگی میں حضور کے متعلق کسی بات کا تحمل نہیں ہو سکتا۔ حضور کی جدائی کا خیال ہی سب تکالیف سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔ میں پورے خشوع اور خضوع کے ساتھ مقدور بھر حضور کی صحت اور درازی عمر کی دعا کرتا رہتا ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں اللہ تعالےٰ کو یوں مخاطب کرتا رہتا ہوں ؎

دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا ٭ دن ہوں مرادوں والے پرنور ہو سویرا

شیطان پوری قوت کیساتھ خدائی فوج کے مقابلہ پر صف آراء ہے۔ اور حزب اللہ کے خلاف تمام عناصر جمع ہو رہے ہیں۔ گویہ اس ارشاد الٰہی کے عین مطابق ہے۔ مستھم البأساء والضراء وزلزلوا ..... متی نصر اللہ ہم صرف اس بات کے مجرم ہیں۔ کہ ہم نے ربنا اللہ کہا۔ اس کے سوا ہمارا کوئی قصور نہیں۔ اس لئے ہم اللہ تعالےٰ کے رحم اور اس کی قدرت پر اعتماد کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ اس نے فرمایا ہے۔ الا ان نصر اللہ قریب۔

الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۳۵ء سے معلوم ہوا ہے۔ کہ احراری مولوی عنایت اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے متعلق نہایت گندے اور ناپاک الفاظ استعمال کئے۔ میں نے ان الفاظ کو الفضل میں پڑھا۔ اور اپنے آنسو ضبط نہ کر سکا۔ میرا دل نہایت بری طرح مجروح ہو گیا۔ احراریوں نے ہماری شرافت کو کمزوری پر محمول کر لیا ہے۔ آہ! ان کے گندے اور ناپاک الفاظ ابھی تک میرے دل کو مجروح کر رہے ہیں۔ گذشتہ شب نماز پڑھتے ہوئے جب میری آنکھوں سے آنسو پھوٹ پھوٹ کر نکل رہے تھے۔ میں نے جلے دل کے ساتھ ان شیطانی افواج کے لئے بددعا کی۔ جیسا کہ حضرت نوح نے کی تھی۔ کہ رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا۔ انک ان تذرھم یضلوا عبادک ولا یلدوا الا فاجرا کفارا۔ اور یہ بددعا میرے زخمی دل کی گہرائیوں سے نکل رہی تھی۔ اور مجھے یقین کامل ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی نصرت قریب ہے ٭

میں حضور سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ جماعت کو حکم دیں۔ کہ جب تک فتنہ احرار اور دوسری شیطانی ارواح فنا نہیں ہو جاتیں۔ ہر ہفتہ میں مسلسل تین دن روزے رکھا کریں۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی عرض ہے۔ کہ ہمیں احراریوں کے متعلق ضرورت سے زیادہ شریفانہ برتاؤ نہیں کرنا چاہیئے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم بزدل ہیں۔ ہم ہر قسم کا ذاتی نقصان برداشت کر سکتے ہیں۔ مگر جب یہ لوگ ہمارے محبوب ترین امام اور پیشواؤں کے متعلق جو ہماری زندگیوں کی روح رواں ہیں۔ انتہائی بدزبانی کرتے اور گالیاں دیتے ہیں۔ تو یہ بات ہماری حد برداشت سے باہر ہو جاتی ہے ٭

معلوم نہیں کب تک لوکل حکام ہماری ان شکایات کو نظر انداز کرتے رہیں گے۔ سرکاری حکام پر افسوس صد افسوس۔ انہوں نے ہماری پوزیشن کو غلط سمجھا ہے۔ یا بالفاظ دیگر انہوں نے

اس لئے ہمیں نظر انداز کر دیا ہے۔ کہ ہم اقلیت میں ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ ضرور انتقام لے گا۔ اور ہمارا صبر ضائع نہیں جائے گا۔ اللہ تعالےٰ ضرور ظلمت کو دور کرے گا۔ اس نے خود فرما دیا ہے۔ کہ اللہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور۔ حکومت کے لئے ابھی وقت ہے۔ کہ اپنے فرائض کی طرف توجہ کرے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ اس کے وقار کو خاک میں ملا دے گا۔ اللہم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء۔ بالآخر میں کہنا چاہتا ہوں۔ کہ وقت قریب ہے۔ جب اللہ تعالےٰ جماعت احمدیہ کے لئے اپنا جلال ظاہر کرے گا ٭

ریاست چمبہ کے متعلق ایک افواہ

چیف سکرٹری صاحب ریاست سے گزارش

معلوم ہوا ہے کہ چمبہ میں یہ افواہ بڑے زور سے پھیلی ہوئی ہے کہ چیف سکرٹری صاحب ریاست چمبہ نے غیر مبایعین سے جماعت احمدیہ قادیان کے خلاف ایک تحریر لی ہے۔ جس میں یہ لکھا ہوا ہے۔ کہ گویا جماعت احمدیہ قادیان کے مبلغین چمبہ میں شورش اور بدامنی پیدا کرنے کی سازش کرتے ہیں ٭

ہمیں یقین نہیں کہ چیف سکرٹری صاحب جیسے زیرک اور عقلمند آدمی نے ایسا کیا ہو یا کرنے کی کوشش کی ہو۔ ہاں ممکن ہے کہ کسی اور افسر نے ایسا کیا ہو۔ چونکہ اس قسم کی باتیں جماعت احمدیہ کی تعلیم اور اس کے عمل کے خلاف ہیں۔ نیز جماعت احمدیہ کی پچاس سالہ روایات پر بدنما دھبہ۔ اس لئے ہم مجبور ہیں۔ کہ ایسے امور کو پبلک کے سامنے لائیں۔ اور چیف سکرٹری صاحب سے گذارش کریں۔ کہ آیا فی الحقیقت کوئی ایسی تحریر جو جماعت احمدیہ کے طرز عمل اور اس کی تعلیم کے خلاف ہو۔ اہل پیغام کے کسی سرغنہ کے ذریعہ حاصل کی گئی ہے۔ یا محض ریاست کو بدنام کرنے کے لئے اس قسم کی باتیں پھیلائی جا رہی ہیں ٭

جماعت احمدیہ یہ برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ اس قسم کے جھوٹے الزام عائد ہوتے دیکھ کر خاموش رہے۔ کیونکہ ہماری جماعت حکومت کے ساتھ ہمیشہ سے باوجود مخالفانہ حالات کے وفادارانہ تعلق رکھتی رہی ہے۔ اور ہر احمدی اس پر کاربند ہے۔ باوجود اس کے اگر کسی کی طرف سے بے بنیاد الزامات ہم پر لگائے جائیں۔ تو مجبوراً ان کے دفعیہ کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی پڑتی ہے ٭

پس اول تو ہم یہ باور کرنے کے لئے ہی تیار نہیں۔ کہ چیف سکرٹری صاحب نے کوئی ایسی کوشش کی ہو۔ لیکن چونکہ اس سے قبل جھوٹے الزامات کی بناء پر ہمارے سلسلہ کے ایک معزز مبلغ مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کے خلاف ریاست چمبہ نے نامناسب اقدام کیا تھا۔ اس لئے شبہ ضرور پیدا ہوتا ہے۔ کہ ممکن ہے اب بھی بعض فتنہ پرداز لوگوں نے کوئی ایسی راہ اختیار کی ہو۔ پس اگر ایسا کیا گیا ہو۔ تو ہم اس قسم کے الزامات کو غلط ثابت کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ چیف سکرٹری صاحب کو ہمیں اس کے لئے موقع دینا چاہیئے ٭

اخبار "زمیندار" اور "احسان" میں ایک شر انگیز مولوی کی دروغگوئی و اشتعال انگیزی

غیر احمدی شرفا کی طرف سے احراری مولوی کے خلاف اظہار نفرت

اخبار "زمیندار" اور احسان کی بالترتیب ۳۱ جنوری اور یکم فروری کی اشاعت میں کسی نام نہاد نامہ نگار نے موضع وڈالہ تحصیل و ضلع جالندھر کے متعلق ایک خبر شائع کی ہے۔ جس میں اس نے صریح دروغگوئی سے کام لیا ہے۔ ہم حیران ہیں۔ کہ اس قسم کے مولوی اسلام کے حامی کہلا کر اس قدر دروغگوئی سے کیوں کام لیتے ہیں۔ کہ ہمیں جو احمدی نہیں ہیں ایسی جھوٹی باتوں سے شرم آتی ہے۔

نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ موضع وڈالہ ضلع جالندھر کے پرائمری سکول کا سکول ماسٹر احمدی ہے۔ جو کمسن طالبعلموں میں احمدیہ لٹریچر تقسیم کرتا ہے۔ اس بارے میں ہم واضح کرنا چاہتے ہیں۔ کہ احمد بخش سکول ماسٹر مذکور احمدی نہیں ہے۔ پھر خورد سال بچوں میں جن کو اپنے آپ کی بھی شدھ بدھ نہیں ہوتی۔ احمدیہ لٹریچر تقسیم کرنے کا الزام کس قدر مضحکہ خیز ہے۔ ہاں یہ درست ہے کہ ماسٹر صاحب مذکور کے دو نوجوان لڑکے بنام عبدالحمید و عبدالمجید بی۔ اے (آنرز) احمدی ہیں۔ جو گاؤں کے تعلیم یافتہ لوگوں میں اپنے ٹریکٹ وغیرہ تقسیم کرتے رہتے ہیں۔ اور اس پر کسی کو اعتراض کی گنجائش نہیں۔ سکول ماسٹر صاحب مذکور کے خلاف احراری مولوی کی دروغ گوئی اور الزام تراشی محض اس وجہ سے ہے۔ کہ کیوں اس نے مخالفوں کے مجبور کرنے پر اپنے لڑکوں سے جبکہ وہ دونوں ہسپتال میں پڑے تھے قطع تعلق نہیں کیا۔ اور کیوں انہیں احمدیت سے برگشتہ کرنے پر مجبور نہیں کیا۔ اور مولوی کی یہ دروغ بافی محض سکول ماسٹر مذکور کو سکول سے علیحدہ کرانے اور اسے مالی نقصان پہنچانے کی خاطر ہے۔ جو نہایت ہی قابل مذمت اور قابل مواخذہ فعل ہے۔

دوسری بات جس سے ہم سخت بیزار ہیں۔ وہ احراری مولوی ہدایت اللہ نامی کی وہ نہایت دل آزار اور اشتعال انگیز تقریر ہے۔ جو اس نے احمدیوں کے خلاف ۲۷ جنوری کی شب کو احمدیان مذکور کے گھر کے عین سامنے ایک مجمع میں کی۔ ہم اس قسم کی منافرت انگیزی سے سخت بیزار ہیں۔ مولوی مذکور کی اشتعال انگیزی۔ شرانگیزی اور دشنام دہی بانی جماعت احمدیہ اور احمدیوں کے موجودہ خلیفہ کے متعلق اس درجہ بڑھی ہوئی تھی۔ کہ اگرچہ دونوں احمدی بھائی جو گاؤں کے اکثر سمجھدار افراد کے مجبور کرنے پر اس مجمع میں نہیں آئے تھے۔ کیونکہ مولوی مذکور اور اس کے ہمنواؤں کا مقصد ہی ان پر حملہ کرانا تھا۔ اگر آجاتے تو ان برانگیختہ شدہ لوگوں کی طرف سے حملہ ہو جانا ایک لازمی امر تھا۔ مولوی مذکور نے ان کو کشتنی و گردن زدنی قرار دیتے ہوئے لوگوں سے ان کا مکمل بائیکاٹ کرنے اور ان کو ہر قسم کی ایذا دینے کے متعلق وعدے لئے۔ جو نہایت ہی شرمناک فعل ہے۔ اور اس کی جس قدر مذمت کی جائے کم ہے۔ کیونکہ اسلام کسی کو بلاوجہ ایذا دینے کی ہرگز تلقین نہیں کرتا۔ ہم ان لوگوں پر جنہوں نے اس شرمناک فعل کے لئے وعدے کئے۔ لعنت بھیجتے ہیں۔

گاؤں کا سمجھدار طبقہ اس منافرت انگیزی کو جو مولوی مذکور نے کی ہے۔ نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور عام پبلک پر یہ بات واضح کر دینی چاہتا ہے۔ کہ یہ احراری مولوی جو حمایت اسلام کے بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں درحقیقت اپنے پیٹ کی خاطر اور سادہ لوح لوگوں سے پیسے بٹورنے کے لئے اس قسم کی شرارتیں پھیلا کر اسلام کی جڑیں کھوکھلی کرنے کے موجب ہو رہے ہیں۔

یہ امر نہایت ہی حیران کن ہے۔ کہ اس حد درجہ اشتعال انگیز لیکچر میں جس میں حکومت کی بھی انتہائی مذمت کی جا رہی تھی عبدالعزیز نامی سپاہی پولیس جو اسی گاؤں کا باشندہ ہے۔ موجود تھا۔ جو لوگوں کو گھروں سے بلا بلا کر لیکچر گاہ میں لا رہا تھا۔ پولیس کا ملازم ہونے کی حیثیت سے اس کا یہ رویہ نہایت قابل اعتراض ہے۔

اگرچہ ہم بلحاظ عقائد جماعت احمدیہ کے سخت مخالف ہیں۔ مگر ہم اپنے گاؤں کو فساد اور شر سے بچانے کی خاطر اور ان دو شریف اور با اخلاق احمدیوں کی جان و مال کی حفاظت کی گورنمنٹ عالیہ سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ ہر مظلوم کی حفاظت کا خواہ وہ کسی طبقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ انتظام کرے۔

ہم ہیں ساکنان موضع وڈالہ تحصیل و ضلع جالندھر

(۱) عبدالرحیم ولد جھنڈا بقلم خود (۲) ولی محمد ولد امام الدین بقلم خود (۳) فتح محمد ولد غلام محمد بقلم خود (۴) غلام محمد ولد خیر الدین بقلم خود (۵) علی محمد ولد محمد بخش بقلم خود (۶) (چودہری) غلام محمد ولد امام الدین (۷) چودہری محمد بخش ولد محمد عیسے (۸) (چودہری) امیر الدین ولد نظام (۹) (چودہری) خوشی محمد ولد نظام الدین (۱۰) میاں عبدالرحمن ولد عمر الدین (۱۱) (چودہری) غلام محمد ولد شہاب الدین (۱۲) (چودہری) امام الدین ولد شہاب الدین (۱۳) (میاں) نور محمد ولد امام الدین (۱۴) غلام محمد ولد عمر الدین (۱۵) (چودہری) لعل الدین ولد خیر الدین (۱۶) (چودہری) چھجو خاں ولد برکت علی بقلم خود (۱۷) (چودہری) فتح الدین ولد خیر الدین بقلم خود (۱۹) چودہری محمد بخش ولد نور الدین۔

بہاولپور میں صدر احرار حبیب الرحمن کی درگت

مسجد میں تقریر کرنے سے روک دیا گیا اور شہر سے نکال دیا گیا

یکم فروری بروز جمعہ مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی صدر مجلس احرار نے شاہی مسجد بہاولپور میں جو خطبہ جمعہ پڑھا۔ اسے سخت ناپسند کیا گیا۔ اور مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت نے جس کے لیڈر مولوی عبدالرحمن صاحب جامی تھے۔ سخت مخالفت کی اور مسجد میں شور مچ گیا۔ مولوی جامی صاحب کہتے تھے۔ کہ ہم ایسے گستاخ اور بے ادب کو شاہی مسجد کے ممبر میں کھڑے ہو کر تقریر نہ کرنے دیں گے۔ کچھ لوگ تقریر کرانے پر مصر تھے۔ آخر مولوی جامی صاحب غالب ہوئے اور مولوی حبیب الرحمن کو تقریر کئے بغیر ممبر سے اترنا پڑا۔

دوسرے روز پولیس نے ان کو شہر بہاولپور سے نکال دیا۔ ورنہ سخت فساد کا خطرہ تھا۔

مغلپورہ کے متعلق اخبار "زمیندار" کی غلط بیانی

اخبار "زمیندار" ۵ار جنوری میں مغل پورہ میں مسلمانوں اور مرزائیوں کا مناظرہ کے عنوان سے جو خبر شائع ہوئی ہے۔ وہ از سر تا پا نامہ نگار خصوصی کی افترا پردازی ہے۔ ۱۳ر جنوری کو مغل پورہ میں کوئی مناظرہ نہیں ہوا۔ بلکہ امیر الدین سے زبانی گفتگو بھی کسی احمدی کی نہیں ہوئی۔ اسی طرح ۲۳ر جنوری ۳۵ء کے زمیندار میں جو اطلاع "مرزائی مولوی فضل الرحمن آغوش اسلام میں" کی سرخی کے ماتحت شائع ہوئی ہے۔ وہ بھی خود ساختہ ہے۔ مغلپورہ میں کوئی احمدی فضل الرحمن نام کا نہیں ہے۔ یہ خبر دینے والے کو زمیندار نے "مولانا امیر الدین بی۔ اے۔ فاتح قادیان مبلغ اسلام" لکھا ہے۔ گویا بی۔ اے کی ڈگری اسے دفتر زمیندار سے ملی ہے۔ ورنہ وہ انٹرنس پاس بھی نہیں ہے۔ اور مولویت کا یہ حال ہے۔ کہ ناظرہ قرآن مجید بھی پڑھنا نہیں آتا۔ ہاں دشنام دہی میں وہ فرد و طاق ہے۔ (چودہری) رحمت اللہ سکرٹری تبلیغ مغلپورہ

شہنشاہ معظم اور ملکہ معظمہ کی سلور جوبلی کی تقریب اور جماعت احمدیہ

سلور جوبلی کی تقریب کے متعلق دو تحریریں "لیڈی ایمرسن کی اپیل مستورات پنجاب سے" اور "حضور گورنر بہادر پنجاب کی اپیل پنجاب سے" ہمیں برائے اشاعت موصول ہوئی ہیں جو اخبار ہیں درج کرتے ہوئے جماعت کی آگاہی کے لئے ہم اپنے خیالات پیش کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔

اگرچہ آج کل ضلع گورداسپور کے حکام ہمیں باغی قرار دیتے۔ اور باغی بنا[illegible]تے ہیں۔ حالانکہ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ہم [illegible]نگریزوں سے بھی زیادہ دلی خلوص کے ساتھ حضور ملک معظم کے وفادار اور خیر خواہ ہیں۔ لیکن ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ سلور جوبلی کے خوشکن موقع پر جماعت احمدیہ جس طرح مناسب ہوگا زیادہ سے زیادہ خوبی اور عمدگی کے ساتھ اظہار وفاداری کریگی اور اپنے عمل سے ثابت کر دے گی۔ کہ جو افسر ہمیں حکومت کے باغی اور غیر وفادار قرار دے رہے ہیں۔ دراصل وہ خود غدار اور بدخواہ ہیں:۔

اس قسم کے موقع پر اظہار خوشی و مسرت کی مثال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود قائم فرما گئے ہیں۔ چنانچہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے جشن جوبلی کے موقع پر آپ نے قادیان میں ایک جلسہ منعقد فرمایا۔ مبارکباد کا تار وائسرائے ہند کی خدمت میں بھیجا گیا۔ غریبوں اور محتاجوں کو اعلےٰ درجہ کا مکلف کھانا کھلایا گیا۔ اور جشن کی آخری رات گلیوں کوچوں۔ گھروں اور مسجدوں میں چراغاں کیا گیا۔ پس امید ہے کہ ہماری جماعت مناسب طریق پر دوسروں کی نسبت زیادہ جوش واخلاص کے ساتھ اظہار وفاداری کرے گی:۔

چونکہ غالباً پنجاب میں یہ پہلا موقع ہے۔ کہ ہر ایکسی لنسی کی طرف سے اس قسم کی اپیل ہوئی ہے۔ اس لئے امید ہے کہ ہر ایکسی لنسی لیڈی ایمرسن کی اپیل کی طرف مستورات خاص توجہ کریں گی:۔

گورنر بہادر پنجاب کی اپیل

۶ مئی ۱۹۳۵ء کو ان تمام ممالک کے لوگوں کی طرف سے جو ہز میجسٹی کو اپنا حکمران تسلیم کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت ملک معظم کی تخت نشینی کی پچیسویں سالگرہ شکر گذاری اور مسرت کے ساتھ منائی جائے گی۔ پنجاب نے بار بار تاج کے ساتھ اپنی روایتی وفاداری کا ثبوت مہیا کیا ہے۔ اور جنگ عظیم کے دوران میں اس نے آدمیوں اور روپیہ سے جو امداد دی تھی اس کی یاد ابھی تک سب کے دلوں میں تازہ ہے۔ ہز میجسٹی ملک معظم کا دور حکمرانی صوبہ کی تاریخ میں نمایاں امتیاز کا حامل رہا ہے۔ اس عرصہ میں تمام پہلوؤں (اقتصادی تعلیمی اور آئینی) میں بہت ترقی ہوئی ہے۔ اور اس نے ثابت کر دیا ہے کہ یہاں کے لوگ ان وسیع ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے اہل ہیں۔ جنہیں اب عطا کئے جانے کی تجویز کی گئی ہے۔ ہم اہل پنجاب کے نزدیک معقول وجوہ ہیں کہ ہم ان برکات کے لئے مسرت اور شکر کے جذبات کا اظہار کریں۔ جو ہمیں ہز میجسٹی کے دور حکومت میں حاصل ہوئی ہیں۔ اہل پنجاب اپنے خیالات کو سرعت کے ساتھ الفاظ میں اور پھر الفاظ کو افعال میں منتقل کرنے میں مشہور ہیں۔ اب ہمیں ایک موقع ملا ہے۔ کہ ہم اس وفاداری کو جو ہماری زبانوں پر ہے اور ہمارے دلوں میں ہے عملی صورت دیں۔

میں پنجاب کے تمام مردوں اور عورتوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ "ہز میجسٹیز سلور جوبلی فنڈ" کی نہایت فیاضی کے ساتھ امداد کریں۔ اس فنڈ کا مقصد جس کے لئے اعلیٰ حضرت ملک معظم اور ملکہ معظمہ کی منظوری حاصل کر لی گئی ہے پیشتر ازیں ہندوستان کے لوگوں کو ان اپیلوں میں واضح کر دیا گیا ہے۔ جو ہز ایکسی لنسی جناب وائسرائے بہادر اور ہز ایکسی لنسی کاؤنٹس آف ولنگڈن کی طرف سے جاری کی گئی تھیں۔ مختصر طور پر اس سے یہ مقصود ہے۔ کہ چار ہندوستانی اداروں کے کام کو توسیع دی جائے اور ان کی بنیادوں کو مستحکم و مضبوط بنایا جائے۔ جن سب کے اولین مقاصد یہ ہیں۔ کہ بیماروں اور مصیبت زدوں کی امداد کی جائے اور وہ ادارے یہ ہیں۔ انڈین ریڈ کراس سوسائٹی سینٹ جان ایمبولنس ایسوسی ایشن (انڈین کونسل) کاؤنٹس آف ڈفرن فنڈ اور انڈین سولجرز بینولینٹ فنڈ۔ مصیبت زدگان کی تکالیف کے ازالہ میں حضور ملک معظم اور ملکہ معظمہ کی دلچسپی کا یہ ایک مزید ثبوت ہے۔ کہ ممدوحین نے انڈین سلور جوبلی فنڈ کی غرض وغایت کے لئے ان چار اداروں کو منتخب فرمایا ہے۔ جن سب کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ مصائب اور اس جہالت کو دور کرنے میں عملاً کوشاں رہتے ہیں۔ جو اکثر ان مصائب کا باعث ہوتی ہے انڈین ریڈ کراس سوسائٹی ان اشخاص کی امداد پر زور دیتی کارکنوں اور ضروری سامان کے ذریعہ کمربستہ رہتی ہے جو آفات عظیمہ میں مبتلا ہوئے ہوں۔ چنانچہ پنجاب میں دریاؤں کی طغیانیوں اور بہار میں زلزلہ کی صورت میں مجلس مذکور اسی طریق پر عامل رہی۔ سوسائٹی مذکور ہمیشہ اس معاملہ میں غلطاں رہتی ہے۔ کہ ان ہولناک حالات کے متعلق اصلاحی تدابیر اختیار کی جائیں۔ جن کا اس ملک کی عورتوں کو اکثر اوقات وضع حمل کے وقت سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور تمام عمر کے بچوں کی نگہداشت اور صحت کا انتظام ہو اور بڑی بڑی بیماریوں مثلاً ملیریا اور تپ دق کی روک تھام کی جائے۔ غرضیکہ لوگوں کی صحت کا قریباً ہر پہلو سے خیال رکھا جائے۔ سینٹ جان ایمبولنس ایسوسی ایشن جس کی امتیازی خصوصیت بیماروں اور زخمیوں کی تیمارداری اور ابتدائی امداد ہے۔ ریڈ کراس کے ساتھ متحد العمل ہو کر کام کرتی ہے۔ اور کاؤنٹس آف ڈفرن فنڈ سے یہ مقصود ہے کہ زنانہ ڈاکٹروں اور دائیوں کی تعلیم و تربیت اور بہم رسانی اور ہسپتالوں اور شفاخانوں کے قیام کا انتظام کیا جائے اور عورتوں کے لئے عام طور پر طبی امداد مہیا کی جائے۔ انڈین سولجرز بینولینٹ فنڈ فوجی سپاہیوں کی بیوگان اور یتیم بچوں کو مصیبت اور ضرورت کے وقت مدد دینے کے لئے قائم ہے۔ ان خیراتی کاموں کا دائرہ عمل قابل استفادہ سرمایہ کی حد تک محدود ہے۔ اس کی سرگرمیوں کے صرف ایک پہلو کو لیجئے۔ قصبات اور دیہات میں بچہ اور زچہ کی سود وبہبود کی توسیع کے لئے تقریباً غیر محدود مواقع موجود ہیں۔ اور خاص طور پر اسی سلسلہ میں امداد کی اشد ترین ضرورت ہے جوبلی فنڈ کی بدولت یہ مفید سرگرمیاں نئے علاقوں میں بھی وسعت پذیر ہوں گی۔ اور ان مقامات پر بھی امداد مہیا کی جائیگی جہاں اس کی اشد ضرورت ہو۔ میں انتہائی اعتماد کے ساتھ اہل پنجاب کی اس فنڈ کے اغراض ومقاصد کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور مجھے کامل یقین ہے۔ کہ اس فنڈ میں چندہ دینے سے وہ نہ صرف اپنی وفاداری کا عملی ثبوت بہم پہنچائینگے بلکہ وہ ایک بہت بڑے اور نیک کام میں بھی ممد ومعاون ثابت ہونگے۔

چندہ کی ایک صوبائی فہرست کھول دی گئی ہے۔ اور اس کی شاخیں صوبہ کے تمام اضلاع میں قائم کی گئی ہیں۔ چندے براہ راست میجر آر۔ ٹی۔ لارنس۔ سی۔ آئی۔ ای ایم۔ سی۔ آنریری خزانچی "ہز میجسٹیز سلور جوبلی فنڈ" (پنجاب برانچ) گورنمنٹ ہاؤس لاہور یا فنڈ مذکور کی کسی ڈسٹرکٹ برانچ کے سیکرٹری کو بھیجے جا سکتے ہیں۔:۔

تمام چندے جو براہ راست صوبجاتی فنڈ کے آنریری خزانچی کو بھیجے جائیں گے۔ وہ خود ان کی وصولی کی رسید بھیجیں گے اور جو چندے کسی ڈسٹرکٹ برانچ کو بھیجے جائینگے۔ ان کی وصولی کے متعلق برانچ مذکور کے سیکرٹری یا خزانچی کی طرف سے اطلاع دی جائیگی۔ مزید برآں ایسے تمام چندوں کی وصولی کی اطلاع میری طرف سے ذاتی طور پر دی جائے گی۔ جو ۲۰۰ روپیہ یا اس سے زیادہ رقم کے ہوں۔ فنڈ مذکور کی رفتار ترقی اور چندوں کی فہرست مقررہ اوقات پر صوبہ کے بڑے بڑے اخباروں میں شائع کی جائے گی۔ امپیریل بنک آف انڈیا فنڈ مذکور کا بینکر ہوگا۔ سلور جوبلی کو مقامی طور پر منانے کے اخراجات کے لئے چندہ کی کوئی علیحدہ فہرست نہیں کھولی جائے گی۔ لیکن جو شخص خاص طور پر اس ضمن میں چندہ دینا چاہے۔ اس سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ فنڈ میں اپنے چندہ کے ایک حصہ کو اس غرض کے لئے مخصوص کرے۔ ان اضلاع میں جہاں فنڈ کا مخصوص کردہ حصہ سلور جوبلی کے مقامی طور پر منائے جانے کے اخراجات کے لئے کافی نہ ہو۔ اضلاعی فنڈ میں کل جمع شدہ رقم کا زیادہ سے زیادہ دس فیصدی حصہ اس غرض کے لئے مخصوص کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ اعلیٰحضرت ملک معظم کی یہ صریح طور پر خواہش ہے۔ کہ حضور ممدوح کی سلور جوبلی منانے کے لئے تمام غیر واجب اخراجات سے اجتناب کیا جائے۔ اس لئے یہ توقع نہیں کی جاتی کہ کسی بہت بھاری رقم کی ضرورت ہوگی۔ اور جب سلور جوبلی کو مقامی طور پر منانے کے اخراجات وضع کر دیئے جائیں گے۔ تو اس غرض کے لئے مخصوص کردہ رقوم سے جو فالتو روپیہ بچے گا۔ وہ سلور جوبلی فنڈ کی مد میں شامل کر دیا جائے گا۔

ہربرٹ ایمرسن

لیڈی ایمرسن کی اپیل

میں پنجاب کی تمام عورتوں سے اپیل کرنا چاہتی ہوں کہ وہ "ہز میجسٹیز سلور جوبلی فنڈ" کی صوبجاتی برانچ کو کامل طور پر کامیاب بنانے میں مدد دیں۔ میں جانتی ہوں۔ کہ اس صوبہ کی عورتیں تاج کی ویسی ہی وفادار ہیں۔ جیسے کہ ان کے شوہر اور بھائی۔ اور وہ اپنی وفاداری کو عملی شکل میں ظاہر کرنا چاہتی ہیں۔ وہ میری اس مسرت میں شریک ہونگی۔ کہ روپیہ جمع ہوگا۔ وہ زیادہ تر عورتوں کی تکالیف کو کم کرنے میں صرف ہوگا۔ جو کام اس وقت انڈین ریڈ کراس سوسائٹی کر رہی ہے۔ وہ زیادہ تر زچاؤں کی سود و بہبود اور بچوں کی نگہداشت سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن روپیہ کی کمی کے باعث ابھی اس کام کی ابتدا ہی ہوئی ہے۔

روپیہ زیادہ ہوگا۔ تو صحت کے مرکز زیادہ ہوں گے۔ ٹرینڈ دائیوں کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔ اور بچوں کی صحت کا معیار زیادہ بلند ہو جائیگا۔ یہی صورت سینٹ جان ایمبولنس ایسوسی ایشن اور کاونٹس آف ڈفرن فنڈ کی ہے۔ زیادہ سرمایہ ہونے پر بیماروں اور زخمیوں کی تیمارداری اور ابتدائی امداد کی عملی تعلیم صوبہ بھر میں پھیلائی جاسکتی ہے۔ زنانہ ڈاکٹروں اور دائیوں کی تعلیم کو وسعت دی جاسکتی ہے۔ اور ان کی تعداد میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ نیز عورتوں اور بچوں کے طبی علاج کے متعلق بہتر سہولتیں مہیا کی جاسکتی ہیں۔ جتنا زیادہ روپیہ ہم جمع کرسکیں گے۔ اتنا ہی بیماروں اور مصیبت زدوں کو فائدہ پہنچے گا۔ ہم میں سے بعض فنڈ کی تنظیم میں عملی حصہ لے سکتی ہیں۔ لاہور میں عورتوں کی ایک سب کمیٹی قائم ہو چکی ہے۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ ہر ضلع میں ایسی عورتیں مل جائینگی جو مقامی کمیٹیوں میں کام کرنے کی خواہشمند ہوں۔ بہت سے ایسے طریق ہیں۔ جن سے کارکن عورتیں تفریحات کی تنظیم اور چندہ کی فراہمی میں مدد دے سکتی ہیں۔ فنڈ میں چندہ دے کر سب مدد کرسکتی ہیں۔ حقیر سے حقیر رقم بھی شکریہ کے ساتھ وصول کی جائے گی۔ اب ہمارے لئے موقعہ ہے۔ کہ ہم دکھا دیں۔ کہ متحدہ کوشش سے کیا کچھ ہوسکتا ہے۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ پنجاب کی عورتیں اپنا فرض ادا کریں گی۔ اور فیاضی کے ساتھ چندہ دیں گی۔

این ایمرسن

سیّد نادر علی صاحب کا انتقال

اخبار "زمیندار" کی غلط بیانیوں کی تردید

"زمیندار" ۳۱ جنوری ۱۹۳۵ء میں کسی "یکے از باشندگان تحصیل چکوال" نے زیر عنوان "نشانات مرزا کی حقیقت" نہایت نازیبا الفاظ میں دروغ گوئی سے کام لیا ہے۔ اصل واقعات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام "آہ نادر شاہ کہاں گیا" پر بے جا طعنہ زنی کے لئے ایک احمدی سیّد نادر علی صاحب کی وفات کا ذکر کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس علاقہ میں سب لوگ جانتے ہیں۔ کہ ان کا اصل نام سید نادر علی تھا۔ آپ ہمیشہ اسی نام سے دستخط کیا کرتے۔ اور مختلف کاغذات میں بھی یہی درج ہے۔

(۲) موضع جوہارہ اس علاقہ میں کوئی جگہ نہیں۔ ہاں جوہان ایک گاؤں ہے۔ جہاں کہ سیّد نادر علی صاحب رہتے تھے۔

(۳) وصیت کے متعلق صحیح واقعہ یہ ہے۔ کہ شاہ صاحب مرحوم نے اپنی وفات سے قریباً ایک ماہ قبل وصیت لکھی جو میری موجودگی اور گواہی سے تحریر ہوئی۔ عام حالات میں وصیت کی منظوری کے لئے دفاتر سلسلہ میں تین ماہ کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ چنانچہ شاہ صاحب کے کاغذات بھی ابھی تک زیر غور ہی ہیں۔ کہ آپ رحلت کر گئے۔ لہٰذا یہ بالکل غلط ہے۔ کہ ان کے صاحبزادے نے وصیت کی پروا نہ کی۔ وہ جب تکمیل کو پہنچی ہی نہیں تھی۔ تو اس پر عمل کس طرح کیا جاتا۔

میں خود شاہ صاحب مرحوم کی تدفین کے موقعہ پر موضع جوہان میں گیا۔ اور میں نے ان کے صاحبزادہ سید محمد لطیف صاحب سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے باوجود احمدی نہ ہونے کے بڑے کھلے دل سے اور کئی لوگوں کی حاضری میں فرمایا۔ کہ چونکہ والد صاحب کی وصیت کا معاملہ ابھی زیر غور ہے۔ لہٰذا اس نے اس جگہ ابھی امانتاً ان کو دفن کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے میت کو صندوق میں بند کر کے سپرد خاک کیا۔ تاکہ اگر وصیت منظور ہو گئی۔ تو میت نکال کر قادیان پہنچائی جاسکے بلکہ یہ بھی کہا۔ کہ ان کا جو نقد یا روپیہ ایک ہزار بمد وصیت قابل ادا ہے۔ انشاء اللہ وہ بھی دیا جائے گا۔ اور دیگر

(۴) تمام ہدایات پر بھی انشاء اللہ من و عن عمل کیا جائیگا۔ جو وہ اپنی نوٹ بک میں درج کر گئے ہیں۔

(۵) شاہ صاحب مرحوم کے صاحبزادے کے متعلق ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ گویا وہ سلسلہ احمدیہ کی روایات اور اپنے والد کی وصیت کی پروا نہیں کرتے۔ حالانکہ میرے سامنے انہوں نے جماعت احمدیہ بھیرہ کی بے حد تعریف کی۔ کہ انہوں نے ہر طرح اس موقعہ پر پوری پوری امداد کی۔ بلکہ یہاں تک کہا۔ کہ میں ان کا بہت ہی مرہون منت ہوں۔

خاکسار محمد عبد اللہ از چکوال

محمد عبد اللطیف شاہ صاحب صاحبزادے سیّد نادر علی صاحب نے ہمارے روبرو یعنی کرم دین۔ باز خان۔ خواجہ شمس الدین۔ اور محمد یوسف خان و فیروز خان و بشیر احمد احمدیان چکوال کے سامنے کہا۔ کہ جو میرے والد صاحب نے وصیت کی ہوئی ہے۔ سب ادا کروں گا۔ اور ان کا جنازہ جو امانت دفن کیا گیا ہے۔ جیسا حکم قادیان سے آئے گا۔ اس پر عمل کروں گا۔ بھیرہ کے احمدیوں کی تعریف کی۔

وصیتیں

نمبر ۴۲۱۳: منکہ ظفر احمد ولد مشتاق احمد قوم شیخ قانونگوئی پنشنر عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت اولی ۱۸۸۹ء سکنہ کپورتھلہ ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۹/۳۲/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت ایک مکان واقعہ کپورتھلہ قیمتی ایک ہزار روپیہ ہے۔ جسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرا گذارہ مبلغ ۔/۳/۸/۳۹ ماہوار پنشن پر ہے۔ میں تازیست للعہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہوگی

العبد:۔ ظفر احمد بقلم خود۔ گواہ شد:۔ عبد المجید خاں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کپورتھلہ۔ گواہ شد:۔ محمد احمد ایڈووکیٹ کپورتھلہ پسر موصی۔

نمبر ۴۸۵۳: منکہ سردار خان ولد سندھی خان قوم راجپوت ساکن سارچور تحصیل بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۳/۳۱/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائداد کوئی نہیں۔ کیونکہ میرا والد زندہ مالک جائداد منقولہ وغیر منقولہ ہے۔ اس وقت میری آمد ماہوار تقریباً عـــہ روپیہ بذریعہ طبابت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا اور" جائداد منقولہ وغیر منقولہ کا جب کہ وہ میرے قبضہ میں آجائے" ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط ۳/۳۱/۷

العبد:۔ سردار خاں احمدی از سارچور بقلم خود۔ گواہ شد:۔ چوہدری حسین بخش نمبردار موضع سارچور گواہ شد:۔ مولاداد خاں احمدی سب انسپکٹر پولیس پنشنر سارچور

نمبر ۴۵۶۶: منکہ محمد حسین ولد میاں فضل الدین قوم وباصی عمر ۴۷ سال پیدائشی احمدی سکنہ شہر گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۹/۳۱/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ بلکہ میرا گذارہ ماہوار آمدنی پر ہے جو اس وقت ۔/۸۱/۶ روپیہ ماہوار ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو ماہوار تازیست ادا کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ محمد حسین موصی آرسنل کلرک راولپنڈی بقلم خود (معرفت انجمن احمدیہ۔ مری روڈ۔ راولپنڈی)

گواہ شد:۔ محمد حسین اپر ڈویژن اسسٹنٹ آرسنل فیروزپور

نمبر ۴۲۵۰: منکہ رستم خان ولد صوبیدار دلاور خاں قوم کپڑخیل (اکوڑہ خٹک افغاناں) زمیندار عمر قریباً ۲۵ سال تاریخ بیعت ۳ راگست ۱۹۳۲ء ساکن جلازئی ڈاکخانہ خاص تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۹/۳۴/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں اس وقت کسی قسم کی غیر منقولہ جائداد پر قابض نہیں۔ لیکن میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۔/۲۵۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر

داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ اور یہ بھی واضح کرتا ہوں۔ کہ میرے والدین کی طرف سے جو میری جائداد ہوگی۔ اس میں میرے تین بھائی شریک ہیں۔ جو بھی جائداد میرے حصہ میں آئیگی۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

العبد:- رستم خان مرزا ڈرائنگ آفس اے پی او سی آبادان ملک ایران۔ بقلم خود۔ گواہ شد:- شیخ محمد غوث جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ آبادان۔ ملک ایران گواہ شد:- مرزا برکت علی موصی امیر جماعت احمدیہ آبادان ملک ایران ساکن قادیان۔ گواہ شد:- حبیب اللہ سکرٹری وصایا۔

نمبر ۴۲۴۳:- منکہ محمد عباد اللہ ولد عبد الحمید قوم راجپوت چوہان پیشہ نجار و معمار عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بکھو کے متریان ڈاکخانہ ڈیرہ بابا نانک تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱/۳۴/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ محلہ دارالانوار میں ۶ کنال زمین میں سے تیسرا حصہ دو کنال ہے۔ اور ۱۰ کنال ۱۲ مرلہ اور ہے جس کا تیسرا حصہ دو کنال سوا چار مرلہ ہے۔ کل زمین ۴ کنال سوا چار مرلہ کی قیمت ۸۰۰ روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت اوسط مبلغ عشہ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط یکم نومبر ۱۹۳۴ء

العبد:- محمد عباد اللہ ولد میاں عبد الحمید خاں بکھو کے حال قادیان بقلم خود۔ گواہ شد:- محمد الدین ملتانی مبارک منزل محلہ دارالبرکات بقلم خود۔

گواہ شد:- نور احمد چغتہ محلہ دارالرحمت دارالامان قادیان بقلم خود

نمبر ۴۲۵۴:- منکہ عبد الحق ولد مولوی سردار محمد قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۵ء ساکن میانی ڈاکخانہ خاص تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۳۴/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ جس کی کل قیمت -/۱۲۰۰ روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۶۷/۸ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ خوشاب ضلع شاہ پور محلہ عیدگاہ میں میرا ایک مکان ہے۔ جس کے نصف حصہ کا میں مالک ہوں۔ اس کی قیمت تخمیناً -/۶۰۰ روپیہ ہے۔ قصبہ میانی ضلع شاہ پور محلہ درھنانوالہ میں میرا ایک سکنی مکان ہے۔ جس کی قیمت -/۲۵۰ روپیہ ہے۔ جس کے تیسرے حصہ کا میں مالک ہوں۔ قادیان محلہ دارالبرکات میں ۲ کنال زمین ہے۔ جس کے تیسرے حصہ کا میں مالک ہوں اس کی قیمت -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ ایک زرعی زمین ۲ ایکڑ موضع موہنہ ضلع گجرات میں ہے۔ اس کی قیمت -/۱۵۰ روپیہ ہے اس کے تیسرے حصہ کا میں مالک ہوں۔

العبد:- عبد الحق قریشی سب پوسٹ ماسٹر پنشنر ساکن میانی ضلع شاہ پور حال قادیان دارالامان ۱۲/۳۴/۱۲ گواہ شد:- برکت علی پنشنر محلہ دارالرحمت قادیان ۱۲/۳۴/۴ گواہ شد:- فخر الدین پنشنر محلہ دارالفضل قادیان ۱۲/۳۴/۳

نمبر ۴۲۵۳:- منکہ زینب بی بی زوجہ مستری محمد اسمٰعیل قوم راجپوت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء سکنہ بھڈیار ڈاکخانہ انگرٹھ براستہ اٹاری تحصیل ترن تارن ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۸/۳۴/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے زیورات مبلغ -/۱۰۰۔ مہر -/۱۰۰۔ میزان -/۲۰۰ روپیہ

نوٹ:- مہر ابھی خاوند کے ذمہ ہے۔

العبد:- زینب بی بی زوجہ مستری محمد اسمٰعیل سکنہ بھڈیار ڈاکخانہ اٹاری ضلع امرتسر نشان انگوٹھا

گواہ شد:- مستری محمد اسمٰعیل بھڈیار ضلع امرتسر

گواہ شد:- حاجی رحیم بخش بھڈیار ضلع امرتسر

نمبر ۴۲۴۸:- منکہ حبیب اللہ ولد منشی فتح الدین قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۹/۳۴/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری وفات پر جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری موجودہ جائداد ایک جدی مکان واقعہ محلہ کمہاراں۔ قادیان میں ہے جس میں ہم پانچ بھائی مساوی کے شریک ہیں۔ اس مکان کے متعلق سردست کچھ تنازع ہے۔ جس کے فیصلہ ہونے پر ہی انجمن کارپرداز مقبرہ بہشتی کو مطلع کروں گا۔ میری موجودہ آمدن -/۱۹۰ روپیہ ماہوار ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی میں تازیست ادا کرتا رہوں گا۔ ایک بھائی صاحب کے پاس میرے مبلغ قریباً -/۹۰۰ روپیہ قرض حسنہ ہے بصورت وصولی اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرنے کا وعدہ کرتا ہوں۔ مبلغ -/۱۰۰ روپیہ قرضہ حسنہ تحریک ساٹھ ہزار میں ہے۔ بوقت وصولی اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کردوں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد:- شیخ حبیب اللہ پاسپورٹ کلرک برٹش وائس قونصل محمرہ پرشین ملک۔ گواہ شد:- مرزا برکت علی موصی امیر جماعت احمدیہ آبادان۔ ساکن قادیان دارالامان ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء۔ گواہ شد:- رستم خان ڈرائنگ آفس اے پی او سی آبادان سکرٹری مال جماعت احمدیہ آبادان

نمبر ۴۲۴۱:- منکہ محمد بخش ولد رمضان بخش قوم بٹ عمر تقریباً ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء سکنہ جہلم۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱/۳۴/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری موجودہ جائداد دو مکان ہیں۔ جن میں سے ایک میرے پاس رہن ہے۔ دوسرا میری اپنی ملکیت ہے نیز قریباً ۲۳ کنال زمین معہ چاہ میرے پاس -/۴۰۰ روپیہ میں رہن ہے۔ پانچ ہزار شلنگ میں ایک مکان میرے پاس افریقہ میں رہن ہے (بمقام ٹبورہ ایسٹ افریقہ) اس کے علاوہ نوصد روپیہ میں نے ایک شخص سے لینا ہے۔ میں اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ انجمن مذکور کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو وہ اس میں سے مجرا لینے کا حقدار ہوگا۔ نیز اس کے علاوہ میری وفات پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک تصور ہوگی۔ العبد:- محمد بخش بقلم خود

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

حکومت ہند نے ایسوسی ایٹڈ پریس کی ایک اطلاع کے مطابق آفریدیوں کے مختلف جرگوں کی امدادی درخواستوں کو منظور کرتے ہوئے فیصلہ کیا ہے کہ پانچ لاکھ روپیہ کے صرف سے ان کے علاقہ کے لئے آب رسانی کی ایک وسیع اور عظیم الشان اسکیم جاری کی جائے۔

اسمبلی میں ۵ فروری کو سرخ پوشوں سے پابندیاں ہٹا لینے کی قرارداد پیش ہوئی۔ جو ۶۱ کے مقابلہ میں ۷۴ آراء سے منظور ہوگئی۔ اور اس طرح حکومت کو تیسری بار شکست ہوئی۔

اسمبلی کا نائب صدر ۵ فروری کو اتفاق آراء سے مسٹر اکھیل چندر دت کو منتخب کیا گیا۔

بلدیہ لاہور کے انتخابات کے متعلق حکومت پنجاب کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ گذشتہ انتخابات کے موقع پر اخبارات میں اور حکومت کے نام یادداشتوں کے ذریعہ اس امر کی شکایت کی گئی تھی۔ کہ انتخاب کے موقع پر رشوت ستانی اور جعلی ووٹوں کا کثرت سے استعمال عمل میں آیا ہے۔ اس لئے حکومت کی طرف سے اس قسم کی شکایتی درخواستوں کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک خاص افسر کا تقرر عمل میں آیا ہے۔

استنبول سے ۴ فروری کی اطلاع ہے کہ متعدد یہودی یونانی۔ اور ارمنی باشندے غازی کمال پاشا کی پارٹی کے لیڈروں کے فیصلہ کے مطابق ترکی پارلیمنٹ کے پہلی دفعہ ممبر مقرر کئے جائینگے۔

جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر اسمبلی میں اس وقت تک دو دن بحث ہو چکی ہے۔ عام طور پر منتخب ممبران نے اس رپورٹ کے خلاف تقاریر کی ہیں

سیلون میں ملیریا کی تباہ کاریوں کے متعلق ملیریا کمیٹی کے ارکان نے ایک بیان میں کہا ہے کہ تقریباً ۱۵ ہزار اشخاص ملیریا کی وجہ سے فوت ہو چکے ہیں۔ اور تقریباً ایک لاکھ آدمی اس بیماری میں مبتلا ہیں۔ ۱۰ فروری کو ۲۵ رضا کاروں پر مشتمل ایک طبی امدادی وفد بھجوانے کا انتظام کیا گیا ہے

گجرات کی ایک تحصیل میں طاعون کے ایک کیس کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

حکومت ایران نے جمعیت الاقوام میں ایرانی نقطہ نگاہ کو واضح کرنے اور ایرانی حقوق کی حفاظت کے لئے چھ اشخاص کا ایک وفد جنیوا بھیجا ہے۔

خان بہادر مظفر خان کے متعلق لاہور سے ۵ فروری کی اطلاع ہے۔ کہ آپ سر سکندر حیات خاں کے بعد پنجاب کے ریونیو ممبر ہونگے۔ اور یہ کہ عنقریب اس کے متعلق گزٹ میں اعلان ہونے والا ہے۔

بھائی پرمانند کے متعلق دہلی سے ۴ فروری کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ ۴ فروری کو اسمبلی کے اجلاس میں جب جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ پر بحث ہو رہی تھی۔ آپ کمیونل ایوارڈ کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے اٹھے۔ لیکن آپ کو بولنے کی اجازت نہ دی گئی۔ اس لئے آپ واک اوٹ کر گئے۔

وزیر ہند نے ۴ جنوری کو ایوان عام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت ہند نے مری منظوری کے بعد مسٹر بوس کی کتاب "جدوجہد" کا داخلہ ہندوستان میں ممنوع قرار دیا ہے۔ کیونکہ یہ کتاب دہشت پسندوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ اور اس میں ڈائریکٹ ایکشن کی تلقین کی گئی ہے۔

دارالعوام میں ۴ فروری کو بغیر کسی بحث کے یہ قرار پایا کہ مغربی آسٹریلیا کی طرف سے علیحدگی کے متعلق جو درخواست آئی ہے۔ اس پر غور کرنے کے لئے ہوس آف کامنز اور ہوس آف لارڈز کی ایک مشترکہ کمیٹی مقرر کر دی جائے۔

ایرانی سرحد کے متعلق نئی دہلی سے ۶ فروری کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ کوش اور دیگر علاقوں میں بلوچیوں نے بغاوت کر دی ہے۔ حکومت ایران نے بغاوت کو فرو کرنے کے لئے حکومت ہند سے مدد طلب کی ہے

سر آغا خاں ۴ فروری کی شب دہلی میں وارد ہوئے۔ وائسرائے کے ایڈی کانگ نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ وائسرائے کے محل میں ہی بطور مہمان ٹھہرے ہیں۔

آریہ پرتی ندی سبھا کے صدر نے اعلان کیا ہے کہ پنڈت رام چندر دہلوی امتناع داخلہ کی خلاف ورزی کر کے ریاست حیدر آباد میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ اس لئے امتناع داخلہ کے احکام منسوخ کر دئے جائیں۔ پنڈت مذکور پر مقدمہ

جماعت احمدیہ کے مقدس مرکز میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے خلاف احتجاج

نیشنل لیگ لاہور کی قرارداد

نیشنل لیگ لاہور کے جلسہ منعقدہ یکم فروری میں زیر صدارت جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر حسب ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

نیشنل لیگ کا یہ اجلاس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اس حکم کے خلاف جو زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری قادیان کی مقدس سرزمین پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے افراد کو مستثنیٰ نہ کرتے ہوئے جاری کیا گیا ہے۔ پُرزور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی آواز کو جو مظلوموں کی طرف سے ظالموں کے خلاف بلند ہو رہی ہے۔ خاموش کرنا چاہتے اور تمام افراد جماعت احمدیہ کو اس روحانی مائدہ اور رہنمائی سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ جس کے ساتھ احمدیوں کی زندگی وابستہ ہے۔ اور اس حکم کو جس میں ظالم ومظلوم کے امتیاز کو روا نہیں رکھا گیا۔ عدل وانصاف کے اصولوں کے منافی قرار دیتا ہوا یہ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ فوراً جماعت احمدیہ کو اس حکم سے مستثنیٰ قرار دے کر جماعت احمدیہ کا ایک جائز مطالبہ پورا کرے۔

نیشنل لیگ گجرانوالہ کی قرارداد

۴ فروری ۱۹۳۵ء کو احمدیہ نیشنل لیگ گوجرانوالہ کا ایک ضروری جلسہ منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

یہ جلسہ جناب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر گورداسپور کے رویہ کے متعلق جنہوں نے ایک قلیل عرصہ میں دو مرتبہ جماعت احمدیہ کے مقدس مقام میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر کے ناانصافی کا عملی ثبوت دیا ہے۔ اور احرار نوازی کی ہے۔ صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے حکام بالا کو متوجہ کرتا ہے کہ وہ فوراً ضروری کارروائی کریں۔ تاکہ امن اور انصاف کی راہ پیدا ہو۔ اور جماعت احمدیہ کے جذبات کا خون نہ ہو۔